بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

عليك أثر الموت ، فقال : يا بني ! أما سمعت علي بن الحسين عليه السلام يناديني من وراء الجدار : يا محمد ، تعال ، عجل ؟ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل وکفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا بابا جان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پس دیوار سے فرما رہے ہیں۔ اے محمد آنے میں جلدی کرو۔

۸ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة عن عبدالملك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أنزل الله تعالى النصر على الحسين عليه السلام حتى كان [ما] بين السماء والأرض ثم خير : النصر أو لقاء الله فاختار لقاء الله تعالى .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آگئے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الٰہی کو اختیار کیا۔

سینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان و ما یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(باب) ۴۷

أن الأئمة يعلمون علم ما كان وما يكون وأنه لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم

۱ ـ أحمد بن محمد ومحمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حماد ، عن سيف التمار قال : كنا مع أبي عبدالله عليه السلام جماعة من الشيعة في الحجر فقال : علينا عين ، فالتفتنا يمنة ويسرة فلم نر أحداً فقلنا : ليس علينا عين فقال : ورب الكعبة ورب البنية ـ ثلاث مرات ـ لو كنت بين موسى و الخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما و لأنبأتهما بما ليس في أيديهما ، لأن موسى والخضر عليهما السلام أعطيا علم ما كان ولم يعطيا علم ما يكون وما هو كائن حتى تقوم الساعة وقد ورثناه من رسول الله صلى الله عليه وآله وراثة .

۱۔ سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے داہنے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔ اگر میں موسیٰؑ اور خضرؑ کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ؛ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ سَمِعُوا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ ، قَالَ : ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ كَبُرَ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ: عَلِمْتُ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ 1/79

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے۔ پھر کچھ دیر سکوت کیا اور غور کیا اس پر کہ جو اس کو سنے گا اس پر شاق گزرے گا۔ فرمایا۔ یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

توضیح: حضرت نے سکوت اس بنا پر کیا کہ سننے والے یہ سمجھیں گے کہ میں یا تو عالم الغیب ہوں یا نبی ہوں علم غیب خدا کے لئے مخصوص ہے اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی دوسرے گزشتہ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کنیز کو سزا دینا چاہتا تھا وہ بھاگ گئی اور مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئی یہ دونوں بیان متضاد ہیں اس توہم کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ ہے خواہ ماکان کے متعلق ہو یا مایکون کے، وہ قرآن مجید سے استنباط کیا ہوا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ قرآن کے متعلق خدا نے عزوجل نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے اور ہر رطب و یابس اس کے اندر ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے ہر شے پر حاوی ہونے کے معنے یہ ہیں کہ علم ماکان و مایکون و علم جنت و نار، سب ہی کچھ اس کے اندر ہے لیکن اس کا پتہ کیسے چلے۔ جب تک کوئی اس کا ثبوت دینے والا نہ ہو اور اس کے لئے صرف وہی شخص مصدق ہوگا جو پوری کتاب کا علم رکھتا ہو اور اس کے استنباط صحیح ہوں اور ایسا شخص سوائے معصوم دوسرا نہیں ہو سکتا اور جو استنباط صحیح کر سکتا ہے وہ ماکان و مایکون کو بتا سکتا ہے اور اگر کوئی بھی ایسا نہ ہو تو قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہ ہوگا یہ استنباطی قوت خدا کا عطیہ خاص ہے عام لوگوں کا اس سے تعلق نہیں یہ ایک نور ہے جس کی روشنی میں اسرار مخفیہ کو اس وقت معلوم کر لیا جاتا ہے جب معلوم کرنے والے کے دل میں خواہش

پیدا ہو نہ کہ ہر وقت، یہی صورت رسولؐ خدا کے لئے بھی تھی کہ جب انھیں کسی امر غیب کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو بالہام ربانی اسے معلوم کر لیتے تھے یہی صورت آئمہ علیہم السلام کے لئے بھی تھی کنیز کے پتہ چلانے کی خواہش دل میں نہ تھی اگر ہوتی تو وہ ضرور معلوم کر لیتے، ایسے عالم کا ہر زمانے میں ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی رہے اب رہا یہ امر کہ عالم کتاب اللہ کا اسرار مخفیہ کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ آیات قرآنی سے پس پردہ امور کا استنباط کیونکر کرتا ہے اور کن حالات کے تحت ایسا ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کی تکلیف ہم کو نہیں دی گئی آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کو کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا اس پر وہ پلک جھپکتے شہر سبا سے تخت بلقیس اٹھا لائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن کیسے اٹھا لائے اس کے جاننے سے ہمارا تعلق نہیں۔ یہ علم انبیاؑ اوصیائے انبیاؑ کو کبھی بالاجمال حاصل ہوتا ہے کبھی بالتفصیل، کبھی ان کی خواہش پر ملتا ہے کبھی بے خواہش حسب ضرورت، اسی لئے امام علیہ السلام نے گزشتہ احادیث میں فرمایا ہے کہ ہمارا علم بڑھتا گھٹتا رہتا ہے رسولؐ کو یہ دعا کرنے کا حکم تھا رب زدنی علماً بالذات، ہر شئے کا علم عالم بالغیب خدا کو ہے اور انبیاء و اوصیاء کو خدا سے ملتا ہے۔ حسب ضرورت شب قدر میں آئندہ سال کے تمام واقعات ان کو بتا دیئے جاتے ہیں پس امام کے کلام میں کوئی تناقض نہیں اور ابنائے روزگار اور سلاطین وقت کی شدید مخالفت کی بنا پر اپنی اس فضیلت خاصہ کو عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے اور بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے تاکہ کوئی دشمن نہ بنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ تھا صرف ان لوگوں سے بیان کرتے تھے جن پر پورا پورا اعتماد ہوتا تھا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ جَمَاعَةِ ابْنِ سَعْدٍ الْخَثْعَمِيِّ[٢] أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَفْرِضُ اللهُ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ وَيَحْجُبُ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: لَا، اللهُ أَكْرَمُ وَأَرْحَمُ وَأَرْأَفُ بِعِبَادِهِ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ ثُمَّ يَحْجُبَ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ صَبَاحاً وَمَسَاءً.

٣۔ مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں کیا خدا کسی خاص بندہ کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض کرتا ہے اور اس خاص بندہ سے آسمانی خبروں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا۔ واللہ وہ زیادہ کریم و رحیم ہے اور مہربان ہے اپنے بندوں پر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت تو بندوں پر فرض کرے اور صبح و شام کی آسمانی خبریں اس سے چھپائے رکھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ـ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَتَوَلَّوْنَا[١] وَيَجْعَلُونَا أَئِمَّةً وَيَصِفُونَ أَنَّ طَاعَتَنَا مُفْتَرَضَةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ

وَيَخْصِمُونَ أَنْفُسَهُمْ بِضَعْفِ قُلُوبِهِمْ. فَيَنْقُصُونَا حَقَّنَا وَيَعِيبُونَ ذٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ بُرْهَانَ حَقِّ مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِنَا. أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ افْتَرَضَ طَاعَةَ أَوْلِيَائِهِ عَلَىٰ عِبَادِهِ، ثُمَّ يُخْفِي عَنْهُمْ أَخْبَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قِوَامُ دِينِهِمْ؟! فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَخُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ، وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّىٰ قُتِلُوا وَغُلِبُوا؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا حُمْرَانُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ عَلَىٰ سَبِيلِ الْاِخْتِيَارِ ثُمَّ أَجْرَاهُ. فَبِتَقَدُّمِ عِلْمٍ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام، وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا وَلَوْ أَنَّهُمْ يَا حُمْرَانُ! حَيْثُ نَزَلَ بِهِمْ مَا نَزَلَ مِنْ أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِظْهَارِ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ سَأَلُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فِي طَلَبِ إِزَالَةِ مُلْكِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابِ مُلْكِهِمْ إِذاً لَأَجَابَهُمْ وَدَفَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ، ثُمَّ كَانَ انْقِضَاءُ مُدَّةِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابُ (٢) مُلْكِهِمْ أَسْرَعَ مِنْ سِلْكٍ مَنْظُومٍ انْقَطَعَ فَتَبَدَّدَ، وَمَا كَانَ ذٰلِكَ الَّذِي أَصَابَهُمْ يَا حُمْرَانُ لِذَنْبٍ اقْتَرَفُوهُ، وَلَا لِعُقُوبَةِ مَعْصِيَةٍ خَالَفُوا اللهَ فِيهَا، وَلٰكِنْ لِمَنَازِلَ وَكَرَامَةٍ مِنَ اللهِ أَرَادَ أَنْ يَبْلُغُوهَا، فَلَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ فِيهِمْ.

۴۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سُنا جبکہ ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں اور ہمیں امام جانتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اپنے اوپر اطاعت رسول کی طرح فرض جانتے ہیں اور پھر اپنی دلیلوں کو ہماری امامت کے متعلق توڑ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے جھگڑا کرتے ہیں ہمارے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اس پر جس کو اللہ نے ہمارے حق معرفت کی دلیل عطا کی ہے اور ہمارے امر کو اس نے تسلیم کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے فرض کیا ہے اپنے اولیاء کی اطاعت کو اپنے بندوں پر۔ اس کے بعد کیسے ممکن ہے کہ وہ اخبار سمٰوات و ارض کو اپنے اولیاء سے مخفی رکھے اور قطع کرے ان سے موادِ علم کو وہ علم جس پر قیام دین منحصر ہے حمران نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے یہ بتائیے ایسے لوگوں سے امر دین میں کیسے کام لیا۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے جنگ میں ان کا نکلنے اور قائم رہنے کی کیا صورت ہوئی اور شیطانی لشکر نے ان کو قتل کرنے اور فتح پانے میں کیا مصیبت نازل کی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ امر مقدر کیا تھا وہ ان پر بسبیل اختیار جاری ہوا رسول اللہ کی طرف سے ان کو اس کا علم حاصل ہو چکا تھا بسر کی ان کے ساتھ علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ نے اس علم کے ساتھ جو رسول اللہ سے ملا تھا ساکت ہوا، جو ساکت ہوا اے حمران جب یہ مصیبت ان پر نازل ہوئی اور شیاطین صفت لوگوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اس بلا کو ان سے

دور کرے، اور الحاح وزاری کی۔ ان طواغیت کے دور کرنے اور ان کی حکومت کو ہٹانے کے لئے۔ خدا نے دعا قبول کی اور ان سرکشوں کو ان سے دور کیا۔ ان طواغیت کی یہ حکومت ایسی جلدی گئی جیسے موتیوں کی لڑی ٹوٹ جائے۔ ان کا سلسلہ منقطع ہوا اور ان میں تفرقہ پیدا ہوا اے حمران! یہ مصیبت ان پر اس لئے نہیں آئی تھی کہ انھوں نے گناہ کیا تھا یا اللہ کی مخالفت کی تھی بلکہ بے استحقاق خدا کی طرف سے دی ہوئی منازل کرامت تک پہنچنے کی سزا میں اے حمران تم ان کے راستہ نہ چلنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ قالَ : سَأَلْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام بِمِنى عَنْ خَمْسِمِائَةِ حَرْفٍ مِنَ الْكَلامِ فَأَقْبَلْتُ أَقُولُ: يَقُولُونَ كَذا وَكَذا قالَ: فَيَقُولُ: قُلْ كَذا وَكَذا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ هٰذَا الْحَلالُ وَهٰذَا الْحَرامُ ، أَعْلَمُ أَنَّكَ صاحِبُهُ وَأَنَّكَ أَعْلَمُ النّاسِ بِهِ وَهٰذا هُوَالْكَلامُ ؟، فَقالَ لِي : وَيْكَ ياهِشامُ [لا] يَحْتَجُّ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ عَلىٰ خَلْقِهِ بِحُجَّةٍ لايَكُونُ عِنْدَهُ كُلُّ مايَحْتاجُونَ إِلَيْهِ.

٥ ـ ہشام بن الحکم کہتے ہیں میں نے مقام منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کئے اس طرح کہ میں کہتا جاتا تھا کہ لوگ اس اس طرح کہتے ہیں اور حضرت فرماتے ہیں تم ایسا ایسا کہو۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس کے متعلق تو جانتا تھا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ لیکن آج علم کلام کے متعلق معلوم ہوا۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوسکتی، جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسا نہ ہو جو بندوں کی احتیاج کو پورا کرسکے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لا وَاللهِ لايَكُونُ عالِمٌ[٢] جاهِلاً أَبَداً ، عالِماً بِشَيْءٍ جاهِلاً بِشَيْءٍ ، ثُمَّ قالَ : اللهُ أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طاعَةَ عَبْدٍ يَحْجُبُ عَنْهُ عِلْمَ سَمائِهِ وَأَرْضِهِ ، ثُمَّ قالَ : لايَحْجُبُ ذٰلِكَ عَنْهُ .

٦ ـ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی امت میں بالکل جاہل تو کوئی نہیں ہوتا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کچھ جانتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ خدا کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ ایک بندہ کی اطاعت فرض تو کردے اور آسمان و زمین کا علم اس سے چھپالے۔ وہ اس سے نہیں چھپاتا۔